وَاعِظُ الْجُمُعَة

غفلت کا انجام

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار اہل السنۃ

لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

واعظ الجمعہ

غفلت کا انجام

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

غفلت کا انجام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ من الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضورِ پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

غفلت کا لُغوی واصطلاحی معنیٰ

برادرانِ اسلام! غفلت کا لُغوی معنیٰ بھول جانا اور یاد نہ رکھنا ہے، جبکہ اِصطِلاحی معنیٰ یہ ہے، کہ دینی اُمور میں لاپرواہی برتنا، انہیں فراموش کر کے دُنیوی کاموں میں مشغول رہنا، نیز نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا غفلت کہلاتا ہے[1]۔

اَحکامِ شریعت میں غفلت کا نقصان

عزیزانِ محترم! کسی انسان کا غفلت میں پڑنا متعدّد فسادات ومُضرّات کا مُوجِب ہے، غفلت سنگدلی اور محرومی کا باعث ہے، اس کے سبب انسان کا دل اس قدر سخت اور مُردہ ہو جاتا ہے، کہ اس پر خیر وبھلائی کی کوئی بات اثرانداز نہیں ہوتی، غافل اِنسان پر کامرانی وسعادَت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، اس میں حق وباطل

---

(١) "المفرَدات" غفل، صـ٦٠٩. و"التعريفات" باب الغين، صـ١٦٢، مُلخَّصاً.

کی تمیز اور باہمی فرق جانچنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، غفلت کے باعث اعمالِ صالحہ کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے، انسان اَحکامِ شریعت سے لاپرواہ ہو جاتا ہے، دُنیوی مَشاغل کی طرف توجّہ زیادہ ہو جاتی ہے، اس کی عِبادت ورِیاضت کے معمولات میں کمی واقع ہو جاتی ہے، اور غافِل انسان ہر آن نفسانی خواہشات کی پیَروی میں لگا رہتا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے اَحکامِ شریعت میں غفلت، سخت نقصان اور ضرَرٌ کا باعث ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾[1] "اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو، زاری (عاجزی) اور ڈر سے، اور بے آواز نکلے زبان سے صبح وشام، اور غافلوں میں سے نہ ہونا!"۔

غفلت... اللہ ربّ العالمین کی ناراضی کا باعث ہے

حضراتِ گرامی قدر! غفلت ایک ایسا ناپسندِیدہ اَمر ہے، جو اللہ ربّ العالمین کی ناراضی کا باعث ہے، جو لوگ قرآن وسنّت کی تعلیمات کو پَسِ پُشت ڈال کر غفلت میں پڑے رہتے ہیں، تباہی وبربادی اُن کا مقدّر ٹھہرتی ہے، رحمتِ الٰہی اُن سے منہ پھیر لیتی ہے، نیز اُن کا شمار فاسِقوں اور مُنافِقوں میں ہونے لگتا ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[2] "اُن جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے (اور اس کی اِطاعت ترک کی) تو اللہ نے انہیں بَلا میں ڈالا کہ انہیں اپنی جانیں یاد نہ رہیں، وہی فاسِق لوگ ہیں!"۔

---

(۱) پ۹، الأعراف: ۲۰۵.

(۲) پ۲۸، الحشر: ۱۹.

اسی طرح ایک اَور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[1] "وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا، یقیناً مُنافِق وہی پکّے بے حکم (نافرمان) ہیں!"۔

شیطان کا ٹولہ

عزیزانِ مَن! غافلوں سے اللہ رب العزّت کس قدر ناراض ہوتا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں انہیں شیطان کا ٹولہ قرار دیا، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾[2] "ان پر شیطان غالب آگیا تو انہیں اللہ کی یاد بُھلادی، وہ شیطان کے گروہ ہیں، سُنتا ہے یقیناً شیطان کا گروہ ہی ہار میں ہے "کہ جنّت کی دائمی نعمتوں سے محروم، اور جہنّم کے اَبدی عذاب میں گرفتار ہیں"[3]۔

غافلین کے لیے شدید عذاب کی سخت وعید

حضراتِ ذی وقار! غفلت کا شکار ہوکر نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے، اور ذکرِ الٰہی سے منہ موڑنے والوں کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا﴾[4] "جو اپنے رب کی یاد (یعنی قرآن، یا توحید، یا عبادت) سے منہ پھیرے، وہ اُسے چڑھتے عذاب میں

---

(١) پ١٠، التوبة: ٦٧.

(٢) پ٢٨، المجادَلة: ١٩.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٨، المجادلۃ، زیرِ آیت: ١٩، صـ١٠٠٦۔

(٤) پ٢٩، الجنّ: ١٧.

ڈالے گا" کہ "جس کی شدّت دَم بَدَم بڑھتی رہے گی"[1]۔

غفلت کی علامات

حضراتِ گرامی قدر! غفلت کی متعدّد علامات ہیں، کسی شخص کا دُنیاوی مال واَسباب کی محبّت میں پڑنا، اور آخرت کو فراموش کر دینا، مال ودَولت کی حرص میں اِضافہ ہونا، شُہرت اور ناموَری کے لیے اپنے نیک کاموں کا ڈھنڈورا پیٹنا، حلال وحرام کی پرواہ کیے بغیر خواہشاتِ نفسانیہ کی پیرَوی کرنا، یہ سب دُنیا کی محبّت کا غلبہ اور غفلتِ قلب کا نتیجہ ہے، اور یہ ایک ایسی قلبی بیماری ہے جو تمام خطاؤں کی جڑ ہے، حضرت سیّدُنا حَسَن رَضِيَ اللهُ عَنهُ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ»[2] "دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے!"۔

میرے عزیز دوستو! جب کوئی شخص حد سے زیادہ غفلت کا شکار ہو جائے، تو وہ فعلِ حرام سے اجتناب نہیں کرتا، الله تعالی کی مَعصیّت ونافرمانی پر مبنی اُمور کے ارتکاب کو بھی معمولی خیال کرتا ہے، اس پر نادِم وپشیمان ہونے کے بجائے لوگوں کے سامنے فخریہ طَور پر بیان کرتا ہے، لَغو وفُضول کاموں میں وقت ضائع کرنا غافل انسان کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے، وَعظ ونصیحت کی بات سُننا اس کے لیے ایک نہایت مشکل اَمر ہے، برائیوں کو ترک کرنے کا کہو، تو اس میں حِیل وحُجّت اور ٹال مٹول سے کام لیتا ہے۔ الغرض غافل اِنسان اپنے انجام سے بے خبر ولاپرواہ ہو کر، اپنی آخرت کی تباہی وبربادی کا عَمیق (گہرا) گڑھا کھودنے میں ہر دَم مشغول رہتا ہے۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۹، الجن، زیرِ آیت: ۱۷، ص۱۰۶۱۔
(۲) "الزُهد" لابن أبي الدنيا، ر: ۹، صـ۲٦.

غافل دِلوں کی شِفا

میرے محترم بھائیو! ہمیں یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیے، کہ یہ دنیافانی ہے، ہمارامال واَسباب، کوٹھی بنگلہ، کاریں اور جائیداد وغیرہ سب یہاں دنیا ہی میں رہ جائے گا، ہر انسان خالی ہاتھ قبر میں جائے گا؛ لہٰذا دنیا کی محبت کا شکار ہو کر اُمورِ دِینیہ سے غفلت بَرتنا، کسی مسلمان کو ہرگز زیب نہیں دیتا، ہمیں اس سے نَجات پانا ہوگی، اور رب تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا، اُس کی یاد سے اپنے سینے کو مَعمور کرنا ہوگا، کہ غافل دِلوں کی شِفا اور محبّتِ دنیا سے نَجات کا راز اِسی میں پنہاں ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾[1] "سُن لو کہ اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین وسکون ہے!"۔

غفلت کے اَسباب

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! انسان خطا کا پتلا ہے، کسی بھی مادّی چیز کی کمی یا زیادتی، انسان کے قلب ورُوح اور آنکھوں پر غفلت کی دبیز تہہ چڑھانے کا سبب بن سکتی ہے، لیکن عمومی طَور پر انسان جن عوامل کی بِنا پر خوابِ غفلت کا شکار ہوتا ہے، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

دنیاوی اُمور میں حدّ درجہ اِنہماک ومشغولیّت

برادرانِ اسلام! دُنیوی اُمور میں دلچسپی مُطلقاً ممنوع نہیں، بقدرِ حوائجِ ضروریّہ (ضروری حاجات کی بقدر) دُنیوی مال ودَولت کمانا، اور اس سے تعلق رکھنا جائز اور شریعت کو مَطلوب ہے، البتہ دُنیوی اُمور میں اس قدر اِنہماک اور مشغولیّت جو

---

(۱) پ۱۳، الرعد: ۲۸.

اِنسان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے، اس کے اَحکام کی بجاآوری میں رکاوٹ بنے، مذموم وممنوع ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں اس کی مذمّت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ﴿ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴾[1] "جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دُنیوی زندگی، اور وہ آخرت سے پورے بے خبر (غافل) ہیں!"۔

آج ہم لوگوں نے اچھی نوکری، اچھا گھر، مال ودَولت، جائیداد، عالی شان محلّات، زراعت، تجارت اور دیگر دُنیوی کام دَھندوں ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے، آخرت میں ہونے والی پوچھ گچھ اور حساب وکتاب سے غافل ہوچکے ہیں، ابھی وقت ہے کہ خوابِ غفلت سے جاگ جائیں، اور اپنی آخرت کی فکر کریں!۔

جولوگ غفلت کا شکار ہوکر اپنی آخرت کو فراموش کیے بیٹھے ہیں، اللہ جَلّ جَلالُہٗ اُن کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴾[2] "انہیں چھوڑو (اے مصطفیٰ!) کہ کھائیں اور برتیں (دنیا کی لذّتیں) اور (عیش وعشرت اور طویل زندگی کی لمبی) اُمید انہیں کھیل میں ڈالے! تو اَب جانا چاہتے ہیں (اپنا انجامِ کار!)"۔ صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمہ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس میں تنبیہ ہے کہ (غفلت میں پڑکر) لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا، اور لذّاتِ دنیا میں غرق ہوجانا، ایمان والوں کی شان نہیں"[3]۔

---

(١) پ٢١، الروم: ٧.

(٢) پ١٤، الحجر: ٣.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ١٤، الحجر، زیرِ آیت: ٣، صـ٤٩٠۔

کثرت سے گناہوں کا اِرتکاب

عزیزانِ محترم! غفلت کے اَسباب میں سے ایک اَہم سبب، کثرت سے گناہوں کا اِرتکاب ہے، جو انسان گناہوں کا بہت زیادہ عادی ہو جاتا ہے، اور کوئی بھی چھوٹا بڑا گناہ کرنے سے نہیں چُوکتا، اس کا دل نیکی کی حلاوت اور چاشنی سے محروم ہو کر زنگ آلود ہو جاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾[1] "کوئی نہیں بلکہ، ان کے دِلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے، ان کی کمائیوں (مَعاصی اور گناہوں) نے"، "جو وہ کرتے ہیں، یعنی اپنے اَعمالِ بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہو گئے"[2]۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ العَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً، نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا، حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ»[3] "جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے، اس کے دِل میں ایک سیاہ نُقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے، تو دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نُقطہ بڑھتا ہے، یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے، اور یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے (اس آیتِ مبارکہ میں) ذکر فرمایا ہے"۔

(۱) پ۳۰، المطفِّفِيْن: ١٤.
(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳۰، المطفّفین، زیرِ آیت: ۱۴، ص۱۰۹۱۔
(۳) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن، ر: ٣٣٣٤، صـ٧٦١.

بُری صحبت اور ہمنشینی

حضراتِ گرامی قدر! کسی انسان کے غفلت میں پڑنے کا ایک اَہم سبب بُری صحبت و ہمنشینی بھی ہے، بری صحبت کے باعث انسان میں خود غرضی، مطلب پرستی، اور حرِص ولالچ جیسی عاداتِ بد پیدا ہو جاتی ہیں، انسان کے دِل سے آخرت کا خوف جاتا رہتا ہے، اور اس کے دِل پر دنیا کی محبّت، عیش وعشرت، اور دیگر نفسانی خواہشات کا غلبہ ہو جاتا ہے، اسے اللہ والوں کی صحبت کے بجائے شرابی لوگوں کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، گانے باجے سُننا اور دُنیوی رنگ رَلیوں میں کھوئے رہنا اچھا لگتا ہے، نیز انسان اس قدر غافل ہو جاتا ہے، کہ اپنی موت کو بھی فراموش کر بیٹھتا ہے۔

یاد رکھیے! ایسے لوگوں کی صحبت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، یہ لوگ بروزِ قیامت ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ﴾[1] "پرہیز گاروں کے سِوا گہرے دوست، بروزِ قیامت ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے"، اور اُس وقت سوائے نَدامت وشرمندگی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، بُرے دوستوں کی صحبت اختیار کرنے والوں پر، بروزِ محشر حسرت وافسوس کی کیا کیفیت ہوگی، اُسے بیان کرتے ہوئے اللہ ربّ العالمین نے اِرشاد فرمایا: ﴿یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ﴾[2] "ہائے افسوس! کاش کسی طرح میں نے فُلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا! یقیناً اس نے مجھے بہکا دیا، میرے پاس آئی ہوئی نصیحت (قرآن وایمان) سے!"۔

---

(١) پ٢٥، الزخرف: ٦٧.

(٢) پ١٩، الفرقان: ٢٨، ٢٩.

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ہمیشہ برے لوگوں کی ہمنشینی سے بچنے، اور اچھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا حکم دیا، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے فرمایا: «مَثَلُ الجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ، إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً خَبِيْثَةً»[1] "اچھے اور بُرے دوست کی مثال، مُشک اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے؛ کہ مُشک اُٹھانے والے سے یا تو کچھ خریدو گے، یا تم اُس کی صحبت سے اچھی خوشبو پاؤ گے، جبکہ بھٹی دھونکنے والا، یا تو تمہارے کپڑے جَلادے گا، یا تم اُس کی صحبت سے بد بو پاؤ گے"۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رَحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيْلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»[2] "آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک، اچھی طرح غَور وفکر کر لے کہ کسے دوست بناتا ہے"؛ کیونکہ آدمی اکثر وہی راستہ اختیار کرتا ہے، جو اُس کے دوست کا راستہ ہوتا ہے، اس لیے ہمیں نیک دوست کی صحبت اور ہمنشینی اختیار کرنی چاہیے، نیز بُرے لوگوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے مکمل اِجتناب کرنا چاہیے!۔

---

(١) "صحيح ابن حِبّان" كتاب البرّ والإحسان، ر: ٥٦٢، صـ١٤٧.

(٢) "سنن أبي داود" بَابُ مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ، ر: ٤٨٣٣، صـ٩٨٣.

فکرِ آخرت سے لاپرواہی اور بے خوفی

حضراتِ ذی وقار! غفلت کا ایک بڑا سبب فکرِ آخرت اور بروزِ محشر حساب وکتاب سے لاپرواہی بھی ہے، جب کوئی انسان روزِ محشر ہونے والے حساب وکتاب پر کامل یقین نہیں رکھتا، تو وہ فکرِ آخرت سے لاپرواہ اور بے خوف ہوجاتا ہے، زلزلہ وسونامی جیسے بڑے حادثات وسانحات میں، لاکھوں اَموات دیکھ کر بھی ان کے دِل خوفِ خدا سے نہیں دہلتے، اپنے اَنجام کو یاد کر کے ان کے جسم پر لرزَہ طاری نہیں ہوتا، لہٰذا توبہ کے لیے آمادہ نہیں ہوتے! ان کا اُخرَوی اَنجام بیان کرتے ہوئے اللہ ربّ العزّت جَلّ جلالہ نے اِرشاد فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾[1] "یقیناً وہ جو ہمارے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے (یعنی روزِ قیامت، اور ثواب وعذاب کے قائل نہیں) اور دنیا کی (فانی) زندگی (کو آخرت پر ترجیح دے کر) پسند کر بیٹھے (اور اپنی ساری عمر اس کی طلَب میں گزاری) اور اس پر مطمئن ہو گئے، اور وہ جو ہماری آیتوں (یعنی سیّدِ عالم ﷺ اور قرآنِ پاک) سے غفلت کرتے ہیں، اُن لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے؛ بدلہ ان کی کمائی (اَعمال) کا!"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾[2] "جنہوں نے ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار (آخرت کی حاضری) کو جھٹلایا، اُن کا سب کیا دَھرا

---

(١) پ١١، يونس: ٧، ٨.

(٢) پ٩، الأعراف: ١٤٧.

اَکارت گیا، انہیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی جو کرتے تھے!"۔

غافلین کا انجام

عزیزانِ مَن! سابقہ اُمّتوں میں جو قومیں اَحکامِ الٰہی سے اِعراض (رُوگردانی) کر کے غفلت کا شکار ہوئیں، تباہی، بربادی اور ہلاکت اُن کا مقدّر ٹھہری، اللہ جَلَّ جَلالُہ نے سخت عذاب میں مبتلا فرما کر انہیں عِبرت کا نشان بنا دیا، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ۝۱۳۵ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ﴾[1] "پھر جب ہم اُن سے عذاب اُٹھا لیتے، ایک مدّت کے لیے جس تک انہیں پہنچنا ہے، جبھی وہ پھر جاتے، تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا، تو انہیں دریا میں ڈبو دیا؛ اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے، اور اُن سے بے خبر تھے!"۔

جن لوگوں (کُفّار) نے راہِ حق کی واضح آیات، اور دلائلِ توحید دیکھنے سُننے اور جاننے کے باوُجود، حق کو قبول نہیں کیا اور غفلت میں پڑے رہے، اللہ ربّ العالمین نے ان سے توبہ کی توفیق سلَب فرمالی، اور اُن کا ٹھکانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنّم بنا دیا، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۚ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۚ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ﴾[2] "یقیناً ہم نے جہنّم کے لیے پیدا کیے بہت جِن اور آدمی، وہ (ایسا) دِل رکھتے ہیں جن میں سمجھ

---

(۱) پ۹، الأعراف: ۱۳۵، ۱۳۶.

(۲) پ۹، الأعراف: ۱۷۹.

نہیں (یعنی حق سے دُوری اختیار کر کے آیاتِ الٰہیہ میں تدبُّر کرنے سے محروم ہو گئے)، اور وہ آنکھیں جن سے (راہِ حق وہدایت اور دلائلِ توحید) دیکھتے نہیں، اور وہ کان جن سے (وعظ و نصیحت غَور و توجّہ سے) سنتے نہیں، وہ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہی و غفلت میں پڑے ہوئے ہیں!"۔

غفلت سے بچاؤ کے لیے چند تدابیر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اگر ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہونا چاہتے ہیں، تو ہمیں بطورِ علاج چند تدابیر اختیار کرنی ہوں گی، غَفلت سے بچاؤ کے لیے سب سے اہم اور بنیادی تدبیر یہ ہے، کہ ہر اُس کام کو ترک کر دیا جائے جو غفلت کا سبب بنتا ہو، نیز ساتھ ہی ساتھ پنج وقتہ نماز باجماعت کا اہتمام کیا جائے، ہر چھوٹے بڑے گناہ سے اِجتناب کیا جائے، بتقاضائے بَشریّت اگر کوئی گناہ و قُصور سرزَد ہو جائے، تو فوراً توبہ کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے، تزکیۂ نفس کے لیے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اختیار کریں، موت کو کثرت سے یاد کریں، دُنیاوی اُمور میں ضرورت سے زیادہ توجّہ اور اِنہماک نہ کریں، دُنیوی لَذتوں اور عیش کوشیوں سے بچیں، بُری صحبت اور ہمنشینی سے کوسوں دُور بھاگیں، علماء وصالحین کی صحبت اختیار کی جائے، فکرِ آخرت اور حساب وکتاب سے غافل نہ رہیں، سابقہ اُمتوں اور غافل اقوام کے انجام سے عبرت حاصل کی جائے، اور اللہ ربّ العالمین کا کثرت سے ذکر کیا جائے۔

جو شخص ان احتیاطی تدابیر کو اختیار کرے گا، فرائض وواجبات کی پابندی کرے گا، حرام وحلال کی تمیز کرے گا، اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تَر رکھے گا، اُس کا دل زِندہ رہے گا، اور وہ غفلت کا شکار ہونے سے بچ جائے گا، ان شاء اللہ عزّوجلّ!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں قرآن و سُنّت کے اَحکام پر عمل کی توفیق مرحمت فرما، فرائض وواجبات میں سُستی و غفلت سے بچا، نفسانی خواہشات کی پیروی سے محفوظ فرما، دنیا کی محبّت سے نَجات عطا فرما، بُری صحبت سے بچا، بزرگانِ دین اور علمائے کِرام کا ساتھ نصیب فرما، اپنی آخرت کی فکر اور اس کی تیاری کرنے کی سوچ عنایت فرما، ہمارے مُردہ و تاریک دِلوں کو اپنے ذِکر سے روشن و منوّر فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد و اتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطافرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.